ان تنصروا اللہ ینصرکم و یثبت اقدامکم

الحکم

چھپا دست قدرت میں زور قضا ہے،
مثل ہے کہ ہمت کا حامی خدا ہے

ایڈیٹر:۔ شیخ یعقوب علی تراب احمدی

نمبر ۴ | قادیان دار الامان مورخہ ۲۸ ۔ فروری سنہ ۱۸۹۹ء | جلد ۲

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات

مختصر تقریر باہمی خلت و اخوت پر جماعت کے

باہم اتفاق و محبت پر میں پہلے بہت دفعہ کہہ چکا ہوں کہ تم باہم اتفاق رکھو اور اجتماع کرو۔ خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کو یہی تعلیم دی تھی کہ تم وجود واحد رکھو ورنہ ہوا نکل جائیگی نماز میں ایک دوسرے کیساتھ جڑ کر کھڑا ہونے کا حکم اسی لئے ہے کہ باہم اتحاد ہو برقی طاقت کی طرح ایک کی خیر دوسرے میں سرایت کریگی اگر اختلاف ہو اتحاد نہ ہو۔ تو بے نصیب ہوگے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آپس میں محبت کرو۔ اور ایکدوسرے کے لئے غائبانہ دعا کرو تو فرشتہ کہتا ہے کہ تیرے لئے بھی ایسا ہی ہو کیسی اعلیٰ درجہ کی بات ہے اگر انسان کی دعا منظور نہ ہو تو فرشتہ کی تو منظور ہوتی ہے میں نصیحت کرتا ہوں اور کہنا چاہتا ہوں کہ آپس میں اختلاف نہ ہو میں دو ہی مسئلے لیکر آیا ہوں۔ اوّل خدا کی توحید اختیار کرو دوسرے آپس میں ہمدردی ظاہر کرو وہ نمونہ دکھاؤ کہ غیروں کے لئے کرامت ہو یہی دلیل تھی جو صحابہ میں پیدا ہوئی تھی کنتم اعداء فالف بین قلوبکم یاد رکھو تالیف ایک اعجاز ہے یاد رکھو جب تک تم میں ہر ایک ایسا نہ ہو جو اپنے لئے پسند کرتا ہو وہی اپنے بھائی کے لئے پسند کرے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے وہ مصیبت اور بلا میں ہے اسکا انجام اچھا نہیں میں ایک کتاب بنانے والا ہوں اسمیں ایسے تمام لوگ الگ کر دئے جائینگے جو اپنے جذبات پر قابو نہیں پا سکتے چھوٹی چھوٹی باتوں پر لڑائی ہوتی ہے مثلاً ایک شخص کہتا ہے کہ کسی بازیگر نے دس گز کی چھلانگ ماری ہے دوسرا اسپر بحث کرنے بیٹھتا ہے اور اس طرح پر کینہ کا وجود پیدا ہو جاتا ہے یاد رکھو بعض کا جدا ہونا مہدی کی علامت ہے اور کیا وہ علامت پوری نہ ہوگی اور کیا وہ علامت پوری نہ ہوگی وہ ضرور ہوگی تم کیوں صبر نہیں کرتے جیسے طبی مسئلہ ہے کہ جب تک بعض امراض میں قلع قمع نہ کیا جاوے مرض دفعہ نہیں ہوتا میرے وجود سے انشاء اللہ

انوار احمدیہ مشین پریس قادیان میں باہتمام شیخ یعقوب علی پرنٹر و پبلشر کے چھپکر شائع ہوا

سوال نہایت اہم ہو رہا ہے۔ وہاں مبلغ بھیجنے کی از بس ضرورت ہے۔ ہانگ کانگ۔ پینانگ۔ بوشہر۔ بغداد۔ سکندریا۔ آسٹریلیا وغیرہ میں کام ہو رہا ہے ۔

میدان جنگ میں تبلیغ ۔ یہ جنگ جو خدا تعالیٰ کے قہری نشانوں میں سے ایک نشان اور عالم کباب کا ایک کرشمہ ہے، سلسلہ کی تبلیغ کا بھی ایک ذریعہ ہو گئی ہے۔ احمدی احباب مختلف خدمات پر مختلف مقامات پر پہنچے ہوئے ہیں۔ اور چونکہ ہر احمدی مبلغ ہے۔ اس لئے جہاں کہیں وہ ہے اپنے تبلیغ کے فرض کو ادا کر رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ ان سب کا حافظ و ناصر ہو۔ اور انہیں کامیاب بامراد سالماً غانماً واپس لائے۔ حکومت برطانیہ کی شاندار فتح کے ساتھ اس کا خاتمہ ہو ۔

(۴۶) **کٹک** میں احمدیوں کے خلاف جو جوش پھیلایا گیا ہے وہ اخبارات سے ظاہر ہے۔ مگر احمدیوں کی فوق العادت استقامت خود ایک مبلغ کا کام کر رہی ہے۔ اور کٹک میں سلسلہ کی اشاعت کا موجب ہو رہی ہے۔ حکام کو بھی خاص توجہ ہو رہی ہے ۔

بمبئی میں احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن میں ہفتہ وار لیکچروں کا سلسلہ محبی حکیم خلیل احمد صاحب نے شروع کر دیا ہے۔ بمبئی مشن کے خلاف بڑی بڑی کوششیں کی گئی تھیں۔ الحمد للہ اب مطلع صاف ہو گیا ہے۔ گو شیطان اپنے منصوبوں سے تھکتا نہیں۔ مگر اس کی قسمت میں ناکامی اور نامرادی ہے۔ مختلف مولوی مخالفت کی علم برداری کے لئے بمبئی پہونچے۔ مگر اپنا سا منہ لیکر واپس آ گئے ۔

درخواست دعا ۔ میرے بھتیجے شیخ محمد ابراہیم علی کے لئے جو فیلڈ سروس پر گیا ہوا ہے۔ اور محمود احمد کے لئے جو مولوی فاضل کے امتحان میں جا رہا ہے اور میرے بھائی غلام غوث کے لئے جو مولوی عالم کے امتحان میں جا رہا ہے کامیابی کے لئے دعا کریں ۔

سلسلہ کی ضروریات اور احباب کی توجہ طلب امور

احمدیہ کانفرنس ۔ احمدیہ کانفرنس جو ایک مجلس شوریٰ ہے اس کے اجلاس کی تاریخوں کا تقرر جیسا کہ پہلے شائع ہو چکا ہے بعد میں ہوگا۔ لیکن احباب کو امور قابل مشورہ تحریر کر کے بہت جلد دفتر سکرٹری صدر انجمن میں

بھیجدینے چاہئیں ۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول کا ہال اور سکول کے طلباء قدیم ۔ گذشتہ سال کی کانفرنس میں یہ قرار پایا تھا۔ کہ ہال کی تکمیل سکول کے پرانے طلباء کریں۔ تعلیم الاسلام اور احمدیہ سکول کے شبان الاسلام نے کچھ چندہ ایام تعطیلات میں کیا۔ جس میں چھ سو سے زائد صدر انجمن کے خزانہ سے دیا گیا۔ اور کام شروع کرا دیا گیا۔ ابھی بہت کام باقی ہے اوپر کے چار کمروں کی تعمیر علاوہ برین ہے۔ پرانے طلباء کی ایسوسی ایشن قائم ہو چکی ہے۔ اگر وہ طلباء قدیم کو متوجہ کریں اور صرف ۲۰ طالب علم ایک ایک سو دینے والے کھڑے ہو جائیں۔ تو سالانہ جلسہ تک یہ سب کام خدا کے فضل سے درست ہو سکتا ہے ۔

صدر انجمن کے فنڈز کو مضبوط کرنے کے لئے سالانہ جلسہ پر جن احباب نے وعدے کئے تھے۔ انکو بہت جلد اپنے وعدوں کو پورا کرنا چاہیئے۔ اور انجمنوں کے سکرٹری صاحبان کو مستعدی اور سرگرمی کے ساتھ ماہواری چندوں کی وصولی کا انتظام لازم ہے۔ اور جس جس قدر رقوم ان کے پاس جمع ہیں فوراً بھیجدینی چاہئیں۔ اور آئندہ یہ التزام ہو کہ ہر مہینے کی ایک مقررہ تاریخ پر روپیہ روانہ ہوتا رہے۔ قادیان سے یاددہانیوں کی ضرورت نہ ہو۔ بلکہ وہ ایک مشین کی طرح کام کرتے رہیں ۔

ملفوظات و مکتوبات صافی

حضرت مولانا مولوی عبد الکریم صاحب رضی اللہ عنہ سلسلہ عالیہ احمدیہ میں ایک ممتاز بزرگ گذرے ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں انہیں مسلمانوں کا لیڈر خطاب دیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی محبت اور اتباع میں وہ فانی اور گداز دل رکھتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کاتب خطوط تھے۔ اس عنوان کے نیچے کبھی کبھی ان کے مکتوبات درج ہوتے رہا کریں گے۔ حضرت مخدوم الملۃ اوائل میں صافی تخلص کرتے تھے۔ وباللہ التوفیق۔ (ایڈیٹر)

"مختار شاہجہانپوری کے نام"

سنن و نوافل کی غایت

سنن و نوافل دراصل متممات ہیں۔ یعنی ذائض میں تغافل و کسل اور دیگر بشری ضعفوں کے باعث جو نقص اور کمی رہ جاتی ہے۔ اللہ تعالےٰ کریم علیم نے تلافی و سد خلل کے لئے انہیں بذریعہ سنت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم مقرر فرمایا ہے۔ چنانچہ لغۃً نفل کے معنے اس پر دال ہیں۔ جمعہ کے لئے فی الحقیقت دو ہی رکعت ہیں۔ مگر چونکہ یہ بڑا ہی عظیم الشان فریضہ ہے۔ اس لئے اس کے تمیم اجر کے لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اور چار سنتیں ضم کر دیں۔ فافہم و تدبر اشتہار تازہ ارسال خدمت ہے۔ میں یہاں بشرط زندگی بہت عرصہ تک رہوں گا۔ ۲۶ نومبر ۱۸۹۷ء

تراویح اور تہجد

حضرت اقدس فرماتے ہیں کہ میرا عمل رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت صحیحہ ثابتہ پر ہے۔ حضرت نے رمضان غیر رمضان میں نماز تہجد میں کوئی فرق نہیں کیا۔ ہمارا بھی عمل یہی ہے کہ آخری حصہ میں رات کے گیارہ رکعت پڑھتے ہیں والسلام
کتاب البریہ بالکل ختم ہو گئی۔ ایک ہفتہ تک اشاعت کے قابل ہو گی۔ ۹ جنوری ۱۸۹۸ء

اپنے ایک عزیز منشی محمد اسمٰعیل کے نام

نئی پیدائش

خدا کے فضل سے ہم بقدر آرام سے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی حمد ہے کہ ہمارے احباب اور متعلقین اب تک عافیت سے ہیں۔ مگر سب کو بار بار کہو کہ خدا کا مسیح بار بار اپنی جماعت کو کہتا ہے کہ وقت ہے۔ سچی تبدیلی اپنے اندر پیدا کر لو۔ اور ڈر جاؤ کہ اسکے دورے بار بار ہوتے ہیں اور سالوں تک ہوتے ہیں۔ خدا کرے۔ کہ ہمارے سب بھائی اور متعلقین نئی پیدائش حاصل کریں۔ ۱۳ مارچ ۱۹۰۲ء

اقارب کو تبلیغ

خدا تعالےٰ کا شکر ہے کہ مسیح علیہ السلام کے ظل عاطفت میں وقت اچھا گذر رہا ہے ہر نماز میں بتوفیقہ تعالیٰ دعا کرتا ہوں کہ اس رجز (طاعون) سے اللہ تعالیٰ ہمارے تمام متعلقوں کو محفوظ رکھے۔ برادرم جہاں جہاں ممکن ہو تاکید کرو کہ سچی توبہ گناہوں سے کریں اور نمازوں کو سنوار کر پڑھیں۔ افسوس اب تک غفلت اور سستی کا وہی زور ہے۔ ۳ جنوری ۱۹۰۲ء

الحکم کے پڑھنے کی تاکید اسکے برکات

حضرت اقدس علیہ السلام قبول فرماتے ہیں بیعت آپکی والدہ کی اور بیوی اور پھوپھی کی مبارک ہو خدا تعالیٰ ان سب کو راستی اور تقویٰ پر قائم رکھے اور نار سے بچائے کہ اللہ تعالیٰ میری قوم پر میرے متعلقین اور احباب پر خاص فضل کرے دنیا میں ہمکو راستباز رو نگی۔

گذشتہ صحبتوں کی یاد

نمبر ۳

(بقیہ نمبر ۲ مورخہ ۱۴ فروری ۱۹۱۸ء)

۱۴ فروری ۱۹۱۸ء کے الحکم میں اس عنوان کے تحت میں جو تمہیدی نوٹ دیا گیا تھا اس میں بتایا گیا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب منارۃ المسیح کی تعمیر کی طرف توجہ فرمائی تو آپ نے ایک خاص گروہ کو خطاب فرمایا تھا جو سو سو روپیہ دیں اس چندہ میں حضرت ام المومنین علیہا السلام نے ایک ہزار دینے کا وعدہ فرمایا تھا اور اس کے لئے اپنا دہلی کا ایک مکان فروخت کر دینا مناسب سمجھا خدا تعالیٰ کی قدرت ہے کہ اس منارہ کی داغ بیل تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عہد سعادت میں ہوئی اور پھر اسکی بنیادیں بھری جانے کے بعد وہ زمین سے باہر نکلکر رہ گیا حضرت خلیفہ اول رضؓ کے عہد خلافت میں بھی ایسے ہی پڑا رہا مگر اسکی تکمیل کی سعادت حضرت فضل عمر کے عہد خلافت کے حصہ میں آئی یہ منارۃ المسیح جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خاص توجہ تھی آپ کے ہاتھ پر پورا ہوا۔ اس التوا نے محض اُن مخلصین کو جو بعد میں آنے والے تھے اس گروہ میں شامل کر دیا جو حضرت مسیح موعود کے الفاظ میں خاص گروہ تھا ابھی اس منارہ کا کچھ کام باقی ہے جنکے کا کام ہے روشنی اور گھڑی کا کام ہے اللہ تعالیٰ جس کے حصہ میں چاہیگا اس سعادت کو رکھدیگا۔ اس یاد گذشتہ کے دوسرے نمبر میں وہ مکتوب حضرت مولنا مولوی عبد الکریم صاحب رضی اللہ عنہ کا نا تمام رہگیا تھا۔ آج کی اشاعت میں اسے پورا کر دیا جاتا ہے وباللہ التوفیق" (ایڈیٹر)

منارہ کیلئے زمین بفضل خدا ہمکو مل گئی حضرت اقدس کی توجہ ازبس اس طرف مبذول ہے قوم کی طرف سے چندہ آرہا ہے مگر ازبس قلیل ہے حضرت نے کل ایک تجویز کی ایک سو آدمی جماعت میں سے ایسے منتخب کئے جاویں کہ ان کے نام حکماً اشتہار دیا جاوے کہ سو سو روپیہ ارسال کریں خواہ عورتوں کا زیور بیچکر درحقیقت یہ تجویز نہایت عمدہ ہے اور ایسی دینی ضرورتوں میں قوم کا روپیہ کام نہ آئے تو پھر کب؟

بیوی صاحبہ نے ہزار روپیہ چندہ منارہ میں لکھایا دہلی میں ان کا ایک مکان ہے اسکی فروخت کا حکم دیا ہے وہ اس چندہ میں دیا جائیگا۔ غرض اس پاک اور عظیم الشان پیشگوئی کی تصدیق کے لئے ازبس جوش ہے۔ ابن ملجہ کے حاشیہ میں لکھا ہے کہ جامع مسجد اموی دمشق میں ۷۴۱ھ میں منارہ بنایا گیا تھا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کی تصدیق کے لئے مگر وہ آخر جلکر راکھ ہو گیا پھر پیچھے بھی لاکھوں روپیہ لگا کر تیار کیا گیا تھا مگر عرصہ آٹھ نو برس کا ہوا کہ پھر جل گیا۔ غیرت الٰہی نے غیر مستحق جگہ میں اسے قائم رہنے نہ دیا یہ سب باتیں ایک وقت میں طالبان الٰہی کو مزہ دینگی اور ہم تلاش میں ہیں کہ جامع اموی دمشق کے جلنے کا واقعہ جس اخبار میں ہے وہ اخبار ملجائے۔ (عبد الکریم)

ایک صالح جماعت پیدا ہوگی باہمی عداوت کا سبب کیا ہو؟ بخل ہو عونت ہے خودپسندی ہو اور جذبات ہیں میںنے بتلایا ہو کہ میں عنقریب ایک کتاب لکھونگا اور ایسے تمام لوگوں کو جماعت سے الگ کردونگا جو اپنے جذبات پر قابو نہیں پاسکتے اور باہم محبت اور اخوت سے نہیں رہ سکتے جو ایسے ہیں وہ یاد رکھیں کہ وہ چند روزہ مہمان ہیں جبتک کہ عمدہ نمونہ دکھائیں میں کسی کے سبب سے اپنے اوپر اعتراض لینا نہیں چاہتا ایسا شخص جو میری جماعت میں ہوکر میرے منشاء کے موافق نہ ہو وہ خشک ٹہنی ہی اسکو اگر باغبان کاٹے نہیں تو کیا کرے خشک ٹہنی دوسری سبز شاخ کیساتھہ رہکر پانی تو چوستی ہے۔ مگر وہ اسکو سرسبز نہیں کرسکتا بلکہ وہ شاخ دوسری کو بھی لے بیٹھتی ہے پس ڈرو میرے ساتھہ وہ نہ رہیگا جو اپنا علاج نہ کریگا۔

فرمایا۔ مجھ اس سے تعجب نہیں کہ کتا مردار کیوں کھاتا ہی بہر تعجب ہے کہ انسان انسان کو کیوں پوجتا ہی۔

فرمایا۔ جب خدا نے یہ سلسلہ قائم کیا ہے تو سب سے پہلا ہمارا یہ فرض ہے کہ اسکی اشاعت اور تبلیغ کریں۔

فرمایا۔ مجھے تعجب ہی کہ ہمارے مخالف غیر قوموں کے سامنے کیا پیش کرسکتے ہیں کیونکہ اسلام کے تازہ بتازہ برکات سے تو انکار کرتے ہیں اور کوئی ایسا دعویٰ نہیں جو یہ دعویٰ کریں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی اور اطاعت سے جو انسان اللہ کا محبوب ہوجاتا ہے۔ وہ مقام اسکو حاصل ہوگیا ہے اور وہ ان نشانات محبت سے جو قرب الٰہی کے نتیجے ہیں تازہ برکات کا ثبوت دے سکتا ہو ہے پرانے معجزات جنکو دشمن قصے کہتے ہیں اور ایسی باتیں تو سناتن دہرم والے بھی پیش کرسکتے ہیں۔ ان کے رد کرنیکا کیا طریق انکے ہاتھہ میں ہو وہ بھی عجائبات بیان کرتے ہیں۔

اگر کہو کہ توحید پیش کرتے ہیں تو میں کہتا ہوں کہ یہ توحید کیا پیش کرینگے جبکہ حضرت مسیح میں خدا کی ذات کے قائل ہیں

فرمایا۔ انکے نزدیک اسلام اب ایسی بیوہ کی طرح ہی جسکے سر پر کسی کا ہاتھہ نہ ہو کوئی تائید اور برکت گویا نعوذ باللہ اسکے ساتھہ نہیں اس سے پہلے صدی آتی تھی تو کہدیتے کہ فلاں بزرگ اس صدی پر آئے ہیں مگر اب صدی بھی آئی اور انکے نزدیک وہ بھی خالی گئی۔

خدا تعالےٰ نے فرمایا تھا کہ اسلام کو ہمیشہ تازہ رکھونگا۔ مگر انکے ہاتھہ میں اب اسلام نعوذ باللہ اس پھل کی طرح ہوگیا ہی جو سڑ گیا ہے اور نہ صرف سڑ گیا ہو بلکہ جس گھر میں ہو اسکو بھی متعفن کردے حالانکہ وہ تو تازہ پھل کی طرح تھا۔ اور ہی اسکا ثبوت کوئی ہم سے لے۔

دارالامان کا ہفتہ

۱۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ خدا کے فضل وکرم سے اپنے اہلبیت سمیت ہرطرح خوش وخرم ہیں درس برابر ہورہا ہے اور آپ سلسلہ کے امور مہمہ کی طرف خاص توجہ فرمارہے ہیں جنکے بابرکت اور مفید نتائج کی خدا کے فضل سے بڑی بڑی امیدیں ہیں

۲۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے اور مخلص خدام میں صاحبزادہ سراج الحق جمالی نعمانی کے نام سے الحکم کے ناظرین خوب واقف ہیں صاحبزادہ صاحب بہت مدت کے بعد دارالامان آپہنچے اہلاً وسہلاً مرحبا۔

۳۔ احمدی جماعت کی طرف سے رنگروٹوں کی بھرتی کے لئے احمدی انجمنوں کے نام ایک سرکلر لیٹر شائع ہونیوالی ہی ہر جگہ کی انجمنوں کو اس مقصد کے لئے طیار ہوجانا چاہئیے کم ازکم چار سو آدمی اس تحریک پر سلسلہ کی خدمت کے لئے آگے بڑھیں یہ تحریک حضرت خلیفہ ثانی کے ارشاد سے سکرٹری صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے ہوگی۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی خاص دعاؤنکے حاصل کرنیکا سلسلہ کی خدمت کا یہ خاص موقعہ ہی جو لوگ پہلے سپاہی ...

(۳۸)

۔۔۔ کو نصیب ہوا ۔۔۔ پیسہ ۔۔۔ ہی۔

قرآنی صداقتوں کا جلوہ گاہ

الحکم کے پہلے نمبر میں "قرآنی صداقتوں کے جلوہ گاہ" کے متعلق ایک مختصر نوٹ دیا گیا تھا۔ بعد میں بعض احباب نے مجھے باہر سے لکھا۔ اور یہاں سے بھی بعض دوستوں نے کہا کہ اس رسالہ کا اخبارات میں ٹکڑے ٹکڑے کر کے شایع کرنا اس کی خوبی اور اثر کو کم کرتا ہے۔ کیونکہ ایسے مضامین یکجائی طور پر مؤثر اور مفید ہوتے ہیں۔ جیسے میں اخبار اس کے چند صفحوں کی اشاعت اخبار کے انتظار کا موجب تو ہو سکتی ہے لیکن اس کی عمدگی پر اثر ڈالے بغیر نہ رہے گی۔ میری غرض اخبار میں شایع کرنے سے صرف یہ تھی کہ عام طور پر کتابوں کے طبع کے اخراجات بہت بڑھ گئے ہیں۔ اور اس سے الحکم کی دلچسپی میں اضافہ ہو گا۔ لیکن جس اصل پر اسے مستقل رسالہ کی صورت میں شایع کرنے کا مشورہ دیا جاتا ہے۔ وہ بجائے خود نہایت اہم اور قابل قدر ہے۔ اس لئے میں ایسے دوستوں کے ارشاد کی تعمیل کے لئے سر تسلیم جھکا دیتا ہوں۔ لیکن وعدے کے موافق الحکم میں کچھ حصہ آج کی اشاعت میں درج کر دیتا ہوں۔ اس سے ناظرین کو اس کے مضامین کا بھی اندازہ ہو سکیگا۔ اس کے مستقل رسالہ کی صورت میں چھاپنے کے لئے میں ۸۰۰ درخواستوں کی قید لگا دیتا ہوں۔ اگرچہ میں جانتا ہوں کہ حضرت حجۃ اللہ علے الارض مسیح موعود علیہ السلام کی ایسی تصنیف کے لئے جو کبھی زمانہ میں آج تک شایع نہیں ہوئی۔ ۸۰۰ درخواستوں کی قید احباب کے اخلاص و عقیدۃ کی گونہ ہتک ہے لیکن میں اسی قدر درخواستوں کے جمع ہونے پر اسے چھاپ کر شایع کر دوں گا۔ اور جس وقت پانچسو درخواستیں جمع ہو جائینگی۔ اسوقت اسے چھاپنا شروع کر دیا جائے گا (انشاء اللہ العزیز) اگر ۸۰ بزرگ دس دس جلدوں کی خریداری کا وعدہ کر لیں۔ تو یہ گوہر نایاب پریس کی برکت سے شایع ہو جائے۔ اس رسالہ کی قیمت ۸ر ہو گی۔ پس اب اس کا شایع ہونا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیارے خادموں کی خواہش اور ہمت پر موقوف ہے۔ ایسی مبارک تحریکوں میں حصہ لینے والے سابقون الاولون قدم بڑھائیں۔ آج میں اس کا کچھ حصہ شایع کر دیتا ہوں۔ مجھے یہ بھی بتا دینا چاہیئے کہ یہ رسالہ حضرت مسیح موعودؑ نے ایسے وقت نکالنے کا ارادہ فرمایا تھا۔ جبکہ ابھی حضور نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ تو ایک طرف بیعت لینے کا اعلان بھی نہیں کیا تھا۔ مجھے یقین ہے۔ کہ کم و بیش آج سے چھتیس سال پہلے اس رسالہ کے اجراء کا وعدہ فرمایا تھا۔ ایڈیٹر

(۳۹)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علےٰ رسولہ الکریم
بعد حمد و صلوٰۃ چونکہ اس زمانہ میں قرآن شریف کے حقائق و دقائق پر غور کرنے میں لوگوں کی توجہ بہت کم ہو گئی ہے۔ اور علم قرآن ایسا کم ہو گیا ہے کہ گویا دنیا سے اٹھ

گیا ہے۔ ہمارے ملک ہند کے باشندے اکثر بطور رسم و عادت قرآن شریف کو پڑھتے ہیں۔ بہت تو ایسے ہی ہیں۔ کہ لفظی ترجمہ تک نہیں سمجھتے۔ اور بعض جو سمجھتے ہیں وہ اسرار عمیقہ تک نہیں پہونچتے۔ اس کی بے نظیر خوبیوں پر اطلاع نہیں رکھتے۔ اس کے عجیب الاثر نوروں سے کوئی جھلک حاصل نہیں کرتے۔ اسکے حسن و جمال کے کرشموں سے کوئی عاشقانہ تبدیلی نہیں دکھلاتے۔ ہمارے اکثر علمار یہودیوں کی طرح جزئی و فضول جھگڑوں میں لگے ہوئے ہیں۔ ہمارے زاہد اور عابد اوہام اور خیالوں میں پھنسے ہوئے ہیں۔ اور مجنون راہبوں کی طرح ناجایز و بے اصل ریاضتوں پر زور ڈال رہے ہیں۔

ان دونوں فریقوں میں سے کسی کو خبر نہیں کہ زمانہ کو کس خدمت کی اشد ضرورت ہے۔ نہیں جانتے کہ لوگ باعث کمی علم قرآن تباہ ہوتے جاتے ہیں۔ یورپ امریکہ و دیگر دور دراز ملکوں کا ذکر کرنا بیجا ہے حاصل ہے۔ مسلمانوں میں سے ایسا باعلم و دیندار انگریزی خوان کون ہے جسکی یہ ہمت ہو کہ محض للّہی راہ میں اپنی زندگی وقف کر کے ان ملکوں میں جائے اور اسلامی تعلیم کی خوبیاں پھیلاوے۔ میں دیکھتا ہوں کہ ہمارے علمار روز بروز اسی جگہ کا فرض ادا نہیں کر سکتے۔ اور اپنی اپنی مشغولیوں میں مبتلا و سرمست ہیں۔ مخالفین کی حالت بباعث سخت ناواقفیت کے دن بدن بگڑتی جاتی ہے۔ اون کے جاہلانہ حملے دن بدن بڑھتے جاتے ہیں۔ ان کی نظر بیمار میں جواہر آبدار حکمت قرآنی خرمہرے سے بھی زیادہ تر ناچیز دکھائی دیتے ہیں۔ اور کلام مجید کے چمکتے ہوئے گوہر کوئلوں سے بھی زیادہ تر حقیر نظر آتے ہیں۔ اور حسن بے مثل و مانند ربانی کلام کا صدہا نکتہ چینیوں کا محل دکھائی دیتا ہے۔ لہذا میں نے حالت موجودہ کی اس نزاکت کو دیکھ کر اشاعت معارف قرآنی کے لئے کمر ہمت باندھنا اپنے نفس پر حق واجب

(۴۰)

دین لازم سمجھ لیا ہے۔ جو بدون ادا کرنے کے ساقط نہیں ہوگا اور میں اُمید رکھتا ہوں کہ اگر یہ فرض کفایہ مجھ سے ادا ہو گیا تو میری قوم بھی بازپرس کے بار عظیم سے سبکدوش ہو جائیگی اسی خیال سے میں نے علاوہ اور کتابوں کے ماہواری رسائل کے نکالنے کی تجویز کر کے (جنمیں سے پہلی جلد یہ رسالے) ارادہ کیا ہے کہ جو علوم و معارف قرآنی مجھے عطا کئے گئے۔ اور میرے دل میں ڈالے گئے ہیں۔ ان کو دوسروں کے دلوں میں ڈالنے کی کوشش کرتا رہوں۔ اور جو بے جا عیب الزام اس کلام مقدس کی تعلیم پر لگائے گئے ہیں۔ ان کا بکلی استیصال کر دکھاؤں اور معاندین کے وحشیانہ حملوں کا دندان شکن تدارک کر کے اُن کے بے اصل جوشوں کا خاتمہ کر دوں۔ اور جو لوگ اپنی کم فہمی سے کسی تعلیم قرآنی کو علوم طبعی کے برخلاف سمجھتے ہیں یا مال کے ایسے نئے تجارب اور نئی تحقیقاتوں کے جن کی صحت ملکی گئی ہے۔ مغائر گمان کرتے ہیں یا کسی جزئی کو صحیفہ فطرت یا قانون قدرت کے مخالف قرار دیتے ہیں ان سب کے وساوس اور اوہام دور کر دوں۔ اور متعصب مخالفوں کی غلطی جو بلتہ و بہار کو خس و خاشاک اور چشمہ حیات جاودانی کو سم مہلک سمجھ رہے ہیں۔ ان پر ظاہر کر کے اور سوفسطہ انہیں سرچشمہ گنتا بخشکر خود انہیں کی کتابوں کی خامیاں و غلطیاں انہیں دکھلاؤں۔ اور جو لوگ مادہ سعادت رکھتے ہیں ان کو حق کی طرف کھینچوں۔ اور تمام دنیا کے سامنے اس بات کا کامل ثبوت پیش کروں کہ قرآنی تعلیم تمام موجودہ تعلیموں میں سے (جو زمانہ حال کے مختلف فرقوں میں پائی جاتی ہیں) ایک ایسی افضل و اکمل و جامع معارف و ہدایات ضروریہ محیط براہین شافیہ و کافیہ و متضمن علل موصلہ الی المطلوب انتہائی درجہ کی تعلیم ہے۔ جو انسان کو اسکے کامل وسائل کی پرزور کششوں سے اس محل ارفع و مقام اقصیٰ تک بسہولت

وآسانی پہونچانا چاہتے ہیں کہ جو فی الحقیقت اس کی فطرت کے لئے مقصد اعلیٰ اور اس کی ترقیات الی اللہ کا آخری مقام و مرتبہ ہے۔ اور پھر وہ تعلیم ایسی پُر اثر اور مدلل بیانوں سے بھری ہوئی ہے۔ جن کی برکت سے ایک طالب حق اپنے اس مقصد اعلےٰ متذکرہ بالا کو بسہولت وآسانی پا سکتا ہے جو اس کی دائمی فلاح ونجات کا مدار اور اس کی سعادت اخروی کا مرکز دائرہ ہے۔ اور نیز اس رسالہ سے ایک خاص غرض یہ بھی ہے۔ کہ تا یہ بات بپایہ ثبوت پہونچائی جائے کہ قرآنی اصول وعقائد اور عملی طریقے اپنی صفت کمالیت وصحت وناقابل اعتراض وپاک وصاف ہونے میں ایسے یگانہ ومنفرد ہیں کہ کسی دوسری تعلیم مروجہ حال کے علمی وعملی ہدایتوں ودستوروں کو ان سے کوئی عمدہ مشابہت بلکہ ادنیٰ درجہ کی صداقتوں میں اصلاً مساہمت ومشارکت نہیں وہی تعلیم ہے۔ جو سراپا صحت وصفائی سے معمور واکمل واتم طور پر مربی ونفع رسان نفوس انسانیہ ہے۔ جس کو تمام دقائق سلوک کا رہنما۔ اور تمام ظلمتوں کے اٹھانے کے لئے نیر اعظم اور ایک عالمگیر ہدایت کہنا چاہئے۔ اور وہی ہے۔ جس کے ذریعہ سے ہر ایک خواندہ اور ناخواندہ اور عامی اور فلسفی کے لئے صاف اور سیدھا راہ معرفت باری عز اسمہٗ کا کھلتا ہے۔ اور حقیقی شائستگی اور تہذیب اور تزکیہ نفس اور باطنی پاکیزگی کے سچے اور کامل طریقے معلوم ہوتے ہیں اور شکوک وشبہات دور ہو کر حقانی عرفان وخدا پرستی اور خالص محبت اور یقین کامل کی طاقت ملتی ہے۔ اور غیبی تو جس کو دوسرے الفاظ میں تائید روح القدس سے تعبیر کرنا چاہیئے۔ شامل حال ہو جاتی ہے۔ اور روحانی تشفی وتسلی اپنے کمال کو پہونچتی ہے ٭

اس جگہ میں یہ بھی ظاہر کرنا چاہتا ہوں کہ ویدک مذہب کا نیا فرقہ جنھوں نے برخلاف تمام پرانے ہندوؤں کے نئے نئے خیالات وید کی نسبت ظاہر کئے ہیں۔ وہ بالخصوص اس رسالہ کے مخاطب ہیں۔ کیونکہ ان کو محض کی راہ سے وید کے کمالات نادیدہ کی نسبت بہت کچھ اصرار اور قرآن شریف کی نسبت بغایت درجہ عناد وانکار ہے۔ سو اب ان پر لازم ہے۔ کہ اگر وہ اپنے وید کو صحیح اور کامل اور ست ودیاؤں کا پستک خیال کرتے ہیں۔ تو وہ ان تمام معارف فرقانیہ وحقایق قرانیہ کے مقابل پر جو اس رسالہ میں مندرج ہیں۔ اپنی وید کی خوبیاں بمقابل شایع کریں۔ اور اگر خدا تعالیٰ نے چاہا تو یہ رسالہ اسی غرض سے ہمیشہ نکلتا رہے گا۔ تا کہ لوگ دیکھ لیں کہ ہندوؤں کا وید کہاں تک قرآن شریف کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ ہماری رائے تو یہ ہے کہ اسی پہلی جلد کے مقابلہ پر بید کی بے ثمری کھل جائیگی۔ اور آریوں کے لئے ہرگز ممکن نہ ہو گا کہ وہ ویدوں میں سے ایسی تعلیمیں اور پاک صداقتیں پیش کر سکیں۔ جن کو ہم نے قرآن شریف میں سے بحوالہ اجزائے قرآنی پیش کیا ہے۔ بہر حال اب ہم ان کا پیچھا نہیں چھوڑینگے۔ جب تک خدا تعالیٰ ہمارا اور ان کا ایسا فیصلہ نہ کرے کہ اُن کے ویدوں کی کمزوری وکم علمی و غلطی وخطا کاری وحالت ناقصہ سب پر واضح ہو جائے۔

اب میں جیسا کہ اللہ جلشانہ نے مجھے رہنمائی کی ہے۔ رسالہ ہذا کے مطالب کو ایک تمہید اور تین باب اور ایک خاتمہ میں بیان کرتا ہوں۔ وما توفیقی الّا باللّٰہ علیہ توکلت والیہ انیب۔

تمہید

کسی تعلیم کی خوبی اور کمالیت اور عمدگی آزمانے کے لئے صرف ایک ہی کامل اور مستقل طریق ہے۔ جس سے فی الفور معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ وہ کس درجہ کی تعلیم اور کہاں تک نفوس بشریہ کے لئے نفع رسان ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ اس کے مباحث تعلیمیہ

کے اصل اجزاء یعنی مقصد اعلیٰ اور وسائل حصول مقصد اعلیٰ اور
علامات تحقق حصول مقصد اعلیٰ بخوبی جانچے اور پرکھے
جائیں کہ صحیح اور کامل یا غلط اور ناقص ہیں۔ تفصیل اسکی یہ ہے
کہ ہر ایک مذہب جب زوائد سے الگ کیا جائے۔ تو لباب
اس کی تعلیمات کا تین ہی باتیں ہیں۔ اس سے زیادہ نہیں۔
(۱) اول اس مذہب کی ہادیانہ جدوجہد کی علت غائی یعنی وہ
آخری و اعلےٰ مقصد جس تک اپنے پیرو کو پہنچانے کے لئے
وہ کتاب وعدہ دیتی ہے (۲) دوسرے اس مقصد اعلیٰ تک
پہونچنے کے لئے وسایل جو اس راہ کے بسہولت طے کرنے
کے لئے بطور مرکب اس مذہب کی کتاب میں بیان کئے گئے ہیں
(۳) تیسرے اس مقصد اعلےٰ کے فی الواقعہ حاصل ہو جانے
اور اس تک پہونچ جانے کے علامات و آثار جو اس مذہب
کی کتاب کے سچے پیرو میں ظاہر و نمایاں ہو جاتے ہیں اُسی
وضع و کیفیت کے موافق کہ جو اس کتاب میں مندرج ہے
تا طالب حق کو یہ دوہری تسلی مل سکے کہ وہ کتاب جس کی وہ
پیروی کر رہا ہے۔ حقیقت میں امراض روحانیہ کے دور کرنے
اور صحت کاملہ تک پہونچانے کے لئے ایک سچا اور حاذق
طبیب ہے۔ اور نیز اس پیروی کی برکت سے یہ دولت لازوال
بھی اُسے میسر آگئی ہے۔ کہ جس عالی شان مطلب کا وہ جویاں
اور خواہاں تھا۔ وہ فی الحقیقت اس کو مل گیا ہے۔ پس یہ
تین ہی چیزیں ہیں۔ جن کے صحت یا سقم کی تحقیقات کرنا
ضروری ہے کہ آیا وہ واقعی طور پر صحیح اور کامل ہیں یا نہیں اور
اگر کامل ہیں تو کہاں تک اپنی ذات میں کمال رکھتے ہیں کیا
اس مرتبہ تک کہ جو فی الحقیقت منتہائی مراتب کمالات ہے
یا کسی اور درجہ تک جو اس سے متنزل ہے۔

رہی یہ بات کہ ان تینوں جزوں پر ہم کیونکر نظر ڈالیں یعنے
ان کی صحت و کمالیت معلوم کرنے کے لئے کونسا محک امتحان

(۴۲)

اختیار کریں۔ سو واضح ہو کہ ہر ایک صداقت کی آزمایش کے لئے
محک امتحان تین ہی ہیں۔ جو خدا تعالےٰ نے طبعی طور پر اور نیز
اپنی پرحکمت کلام قرآن شریف میں احقاق حق و ابطال باطل
کے لئے ابتدا سے مقرر کر رکھی ہیں۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے :۔
کلمة طیبة کشجرة طیبة اصلها ثابت و فرعها فی السماء
تؤتی اکلها کل حین باذن ربها و مثل کلمة خبیثة
کشجرة خبیثة اجتثت من فوق الارض ما لها من قرار
یعنے جو ہر ایک کلمے تفریط و افراط و کذب و ہزل سے پاک ہو
اس کی تین علامتیں ہیں (۱) اول یہ کہ جڑ اس کی انسان کے
دل کی زمین میں ثابت ہوتی ہے۔ یعنی انسانی فطرت اور
کانشنس انسان کا اس کو قبول کر لیتا ہے (۲) دوسرے
اس کلمہ کی شاخیں آسمان میں ہوتی ہیں۔ یعنی جزئیات اس کے
اپنی معقولی صورت میں اس قدر رفعت شان رکھتے ہیں کہ
دست تعرض اعتراضات عقلیہ کا ان تک نہیں پہونچتا
(۳) تیسرے اس کا پھل جو کھانے کے لائق ہے۔ دائمی
و غیر منقطع ہوتا ہے یعنی عمل فرمانے کے بعد۔ اس کی برکات
و تاثیرات ہمیشہ و ہر زمانہ میں مشہود و محسوس ہوتی ہیں۔ یہ نہیں کہ
کسی خاص زمانہ میں ظہور آکر پھر آگے کو بند ہو گئی ہوں مگر
وہ کلمہ جو کذب و ہزل و خیالات باطلہ وغیرہ ناپاکیوں سے
آلودہ ہے۔ اسکی یہ علامت ہے کہ وہ انسانی دل کی زمین سے
اکھڑا رہتا ہے۔ یعنی فطرت انسانی اس کو قبول نہیں کرتی
اور کسی طرح سے وہ قرار نہیں پکڑتا۔ نہ کانشنس کے رو سے نہ
قانون قدرت کے رو سے نہ عملی مزاولت کے رو سے اب آیت قرآن شریف
کے رو سے حاصل کلام یہ ہوا کہ سچائیوں کے پرکھنے کے
لئے کسوٹی یہ تینوں چیزیں ہیں یعنی (۱) انسانی فطرت (۲)
قانون قدرت (۳) عملی مزاولت کا غیر منفک اثر

(باقی آئندہ)

اصلاح نفس اور اصلاح مخلوق

مینے الحکم کے دوسرے نمبر میں جاہدوا فی سبیل اللہ کے عنوان کے نیچے اس جہاد کی طرف توجہ دلائی تہی۔ جو احمدی قوم کی خصوصیات میں سے ہے۔ مینے لکہا تہا کہ اس پُرامن حکومت میں اصلاح نفس اور اسکے بعد اصلاح مخلوق کے لئے قدم اٹھاؤ ؛

حقیقت میں ایک احمدی کی زندگی کی غرض اور غایت یہی دو امر ہیں کہ وہ خود پاک ہو۔ اور دوسروں کو پاک کرے احمدیت اور اسلام باہم مترادف الفاظ ہیں۔ ایک مسلم یا ایک احمدی کا نصب العین قرآن کریم نے یہ بیان کیا ہے

کنتم خیر امة اخرجت للناس الایة

یعنے تم ایک بہترین اُمت ہو جو لوگوں کے فائدہ کے لئے نکالے گئے ہو۔ تمہارا کام امر معروف اور نہی عن المنکر ہے

پہلے حصہ میں ہمارا فرض یہ ہے کہ ہم اپنے صحیح علم اور عمل کے اتحاد سے مخلوق کو خدا شناسی اور بہترین امر کی طرف دعوت دیں۔ اور پہر ایسی بات سے جو کسی رنگ میں بھی مخلوق کے لئے مضر ہو۔ اس سے منع کریں۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ انسانی زندگی کا مقصد خود نیک ہونا اور دوسروں کو نیک بنانا ہے ؛

اس مقصد عظیم کے لئے بہت بڑی قربانیوں کی ضرورت ہے اور یہ قربانیاں اپنی ذاتی اصلاح کے لئے اور رنگ رکھتی ہیں۔ اور دوسروں کی اصلاح کے لئے اور۔ اور یہی اس پایا جاتا ہے کہ داعی الی الخیر ہونے کے لئے سب سے زبردست اور موثر طریق یہ ہے کہ انسان جس عقیدہ اور تعلیم کا معلم ہو۔ وہ اس کا عملی نمونہ ہو۔ اصلاح نفس کے لئے پہلے عقائد صحیحہ کی ضرورت ہے۔ اور اسکے بعد اعمال صالحہ کی قرآن مجید میں اصلاح نفس کے یہ دونو اجزا ایمان اور عمل کے الفاظ سے تعبیر کئے گئے ہیں۔ اور ایمانیات میں پہلا اور ضروری امر ایمان باللہ ہے۔ جب تک کامل ایمان اللہ تعالےٰ کی ذات اس کے صفات اور افعال پر پیدا نہیں ہوتا۔ وہ مقام جو عبودیت کا مقام ہے۔ انسان کو حاصل نہیں ہو سکتا۔ اور یہی ایک بات ہے۔ جو تمام اعمال صالحہ کی بنیاد ہے۔ اور تمام عقائد صحیحہ کی معرفت اسی سے پیدا ہوتی ہے . . . . . اسی سے خدا شناسی اور خود فراموشی کے مقامات کا پتہ لگتا ہے ؛

اللہ تعالےٰ پر ایمان کامل ہونے کے لئے کبھی تو مظاہر قدرت ممد ہوتے ہیں۔ اور کبھی عقلی دلائل رہنمائی کرتے ہیں لیکن دراصل جو چیز خدا تعالےٰ کی معرفت اور بصیرت پیدا کرتی ہے۔ وہ انبیاء علیہم السلام کی ذات اور ان پر ایمان ہے ؛

(۴۴)

اس لئے جب سے انسان پیدا کیا گیا ہے۔ انبیاء علیہم السلام کا پاک وجود اسکی رہنمائی کے لئے دنیا میں آتا رہا اور ان کی اطاعت و فرمانبرداری کو اللہ تعالےٰ کی اطاعت و فرمانبرداری قرار دیا گیا۔ اور اسکا یہ مطلب نہ تہا۔ کہ نعوذ باللہ وہ خدا تعالےٰ کے سہیم و شریک تہے۔ بلکہ ان کی کامل اطاعت انسان کے اندر وہ کیفیت پیدا کر سکتی ہے۔ جس سے وہ حقیقی عبد بنجاتا ہے۔ اور وہ دیکھتا ہے۔ کہ یہ پاک گروہ جبکہ اپنی حالت ظاہری میں کمزور اور بے بس ہوتا ہے۔ وہ دنیا کی اصلاح کے لئے آواز اٹھاتے ہیں۔ تو ان کے گرد و پیش مخالفت کا ایک طوفان اٹھتا ہے۔ اس حالت میں اللہ تعالیٰ جو وعدے ان سے کامیابی کے کرتا ہے۔ جب وہ پورے ہوتے ہیں۔ تو خدا کی ہستی کا زبردست اور کھلا کھلا ہاتھ نظر آجاتا ہے ؛

اس ایمان کے ساتھ ہی خدا تعالےٰ کی تمام صفات کی ایک معرفت پیدا ہونے لگتی ہے۔ تب انسان ابتلاؤں سے بچنے کی قوت پاتا ہے۔ اور ایک فوق العادت استقامت دکھوں اور تکلیفوں میں اسے دیجاتی ہے۔ چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے ۔

ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون ۔

حزن اور خوف سے آزاد ہونے کی گویا ایک ہی راہ ہے۔ کہ انسان مومن باللہ ہو۔ اور پھر اپنی فوق العادت استقامت سے دکھا دے کہ وہ اللہ تعالےٰ پر ایمان لایا ہے ۔

اس ہی یہ بھی پایا جاتا ہے کہ ربنا اللہ کہدینا مشکل نہیں۔ مگر اپنے عمل سے اسکو دکھا دینا سخت مشکل ہے ورنہ ثم استقاموا کی ضرورت نہ ہوتی۔ غرض نفسانی اور ذاتی اصلاح کا پہلا مرحلہ ایمان باللہ سے شروع ہوتا ہے اور جب یہ ایمان اپنے اندر استقامت پیدا کرے۔ پھر اعمال صالحہ کا شجر پھلتا اور پھولتا ہے اور اسکے ثمرات لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون کی کیفیت پیدا کر دیتے ہیں ۔

پس مخلوق کی اصلاح سے پہلے اپنے نفس کی اصلاح مقدم ہے۔ اور جب تک انسان عملی رنگ میں داعی الی الخیر نہیں ہوتا۔ اس کا اثر اور نتیجہ پیدا نہیں ہوتا۔ بلکہ اندیشہ ہوتا ہے کہ مفید ہونے کی بجائے مضرت نہ ہو ۔

اس حقیقت کو قرآن مجید نے سورۃ عصر میں بھی بیان کیا

الا الذین اٰمنوا وعملوا الصلحٰت وتواصوا بالحق وتواصوا بالصبر ۔ یعنے ہر قسم کے نقصانات سے محفوظ رہنے کا ایک ہی طریق ہے۔ انسان مومن ہو۔ پھر اسکے اعمال میں صلاحیت ہو۔ کیا مطلب کہ ان اعمال و افعال میں اصلاحی کیفیت ہو۔ اسکی زندگی کو بھی ہر قسم کے فسادات سے پاک کردیں۔ اور دوسروں کے لئے بھی بابرکت ہوں جب یہ حالت ہو تو پھر بجائے خود اس کا فرض ہو جاتا ہے۔ کہ جس حق کو اسنے پالیا ہے۔ وہ دوسروں کو پہونچائے اور اسکے پہونچانے میں وہ ہر قسم کی مخالفتوں اور مشکلات میں مستقل مزاج ہو۔ گھبراہٹ اور اضطراب اس کے قدموں کو ڈگمگا نہ دے۔ یہی وہ مقام ہے۔ جو ایک شہید کا مقام ہوتا ہے۔ تکالیف اس کے لئے مدرک الحلاوت ہو جاتی ہیں۔ اور یہ استقامت فوق الکرامت ہوتی ہے خدا تعالےٰ کے نبیوں اور مرسلوں پر تکالیف اور ابتلاؤں کے سیلاب اسی لئے آتے ہیں۔ کہ وہ انسان کو بلند ہمتی اور علو حوصلگی کی تعلیم دیں۔ اور یہ تعلیم عملی ہوتی ہے ۔

پس جب ہمارے سامنے یہ اسوہ حسنہ ہے۔ اور قرآن کریم نے ہمارا فرض اور مقصد زندگی اپنی اصلاح اور مخلوق کی اصلاح قرار دیا ہے۔ تو تم سوچ لو کہ کتنا بڑا عظیم الشان کام تمہارے سامنے ہے۔ اس کیلئے تمہیں کسی قسم کی جرأت اور ہمت بلند کی ضرورت ہے۔ جب تک ابراہیمی قوت اور استقلال لیکر ہر آگ میں پڑنے کے لئے طیار نہیں ہوجاتے ہر قسم کے مقاطعات میں ثابت قدم رہنے کے لئے اپنے اندر ہمت کا احساس نہیں کرتے۔ اسوقت تک تم سمجھ لو کہ تم امتحان میں پاس ہونے کے قابل نہیں

یہ امتحان بہت بھاری ہے۔ خدا تعالےٰ نے اسوقت چاہا ہے کہ ایک قوم کو ممتاز اور برگزیدہ کرے۔ پس تم اس امتحان کے لئے اپنے آپ کو طیار کرو ۔

دعوۃ الی الخیر کا کام تمہارے نام پر جاری ہو چکا ہے تبلیغی جد و جہد کا سلسلہ روز افزوں ہے۔ اور تمہاری مالی قربانیاں سب سے اول اس راہ میں بکار ہیں ۔

(۴۴)

خدا کی قدرت ہے۔ کہ ضروریات زندگی کی گرانی اور روپیہ کی مدبندیاں مشکلات کے دائرہ کو وسیع کر رہی ہیں اور دوسری طرف

لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون

کی آواز تمہارے کانوں میں آرہی ہے۔ ایسی حالت میں یاد رکھو۔ شیطان تمہیں فقر سے نہ ڈرائے۔ تنگی اور تکالیف کے صورت تمہارے سامنے پیش نہ کرے۔ بلکہ تم سابق بالخیرات بنو۔ اس عسر کے پیچھے یسر آرہا ہے ؂

اور ان تکالیف کے پردہ میں آسانیاں اور آرام نہاں ہیں ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ اصلاح نفس کے لئے جہاں ہم ان بد عادتوں اور کمزوریوں اور ان مالوفات کو جو خدا کی نظر میں مکروہ ہیں۔ ترک کریں۔ وہاں مخلوق تک اس پیغام کو جو خدا تعالےٰ نے اس زمانہ میں نازل کیا۔ پہنچانے کے لئے اپنے اموال کو قربان کرنے میں تامل نہ کریں۔ کہ یہ انسان کی روحانی ترقی میں ایک زبردست روک ہے۔

.. ..

.. .. اور بعض اوقات انسان کی ہلاکت کا موجب ہے۔

چنانچہ خود قرآن شریف فرماتا ہے:-

تمہارے اموال اور اولاد تم کو ہلاک نہ کردیں

سلسلہ عالیہ احمدیہ اکناف عالم میں

سیلون سیلون کی جماعت نہایت مستعدی اور سرگرمی کے ساتھ کام کر رہی ہے۔ ان کا ہفتہ وار انگریزی اور ٹامل زبان میں "دی میسیج" نام عمدہ کام کر رہا ہے۔ مخالفت کا سلسلہ بھی گرم ہے۔ مگر یہ مخالفت مخلصین سیلون کے جوش ہمت اور استقامت کے لئے ایک معنوی محرک ہے وہ پہلے سے زیادہ استقلال سے تبلیغ سلسلہ میں حصہ لے رہے ہیں ؂

ماریشیس کے دو مقامات روزہل اور سینٹ پیری میں تبلیغ سلسلہ کے مرکز قائم ہو گئے ہیں۔ صوفی غلام محمد صاحب اور مولوی عبیداللہ صاحب حضرت خلیفۃ المسیح کی دعاؤں کی برکت سے کامیاب ہو رہے ہیں۔ ہندوستانی شورہ پشت پہلے سے سلسلہ کی مخالفت کے لئے برابر اشتہارات اور گندے رسالے بھیج رہے ہیں۔ مگر ان کی یہ مخالفانہ کوششیں سلسلہ کے گلزار میں کھاد کا کام دے رہی ہیں۔ سلسلہ کا فرانسیسی اخبار بہترین مبلغ ثابت ہو رہا ہے۔ اللھم زد فزد ؂

لنڈن کے مشنری قاضی عبداللہ اور مفتی محمد صادق صاحب بھی اس وقت دو مختلف مقامات پر کام کر رہے ہیں۔ یعنی (۴۸)

مفتی صاحب ونٹ فورڈ میں کام کر رہے ہیں۔ اور قاضی صاحب خاص لنڈن میں۔ اس وقت تک ۳۴ مرد اور عورت سلسلہ میں داخل ہو چکے ہیں۔ اور معترضین نبوۃ محمدیہ کی تعداد علاوہ ازیں ہے یہ کام خدا کے فضل سے یوماً فیوماً بڑھ رہا ہے۔ اس کی مخالفت کے لئے نہایت بیہودہ کوششیں کی جا رہی ہیں ہندوستانی اخبارات کو لکھا جا رہا ہے۔ کہ جو لوگ ان کے ذریعہ اسلام قبول نہ کریں۔ ان کی خبریں شائع نہ کیا کرو۔ اس سے بڑھ کر بیہودگی کیا ہوگی۔ مفتی صاحب نے صادق ڈائجسٹ نمبر ۲ کے نام سے ایک ڈائجسٹ ہندوستان میں ابھی شائع کرایا ہے جو قادیان سے نکلتا ہے۔ لنڈن مشن کے اخراجات جنگ کی وجہ سے بہت بڑھ رہے ہیں ؂

سیرالیون۔ نائجیریا وغیرہ میں سلسلہ کی اشاعت نہایت سرعت سے ہو رہی ہے۔ وہاں کی جماعتیں مشنری طلب کر رہی ہیں۔ وہاں کی جماعتیں مشنری طلب کر رہی ہیں۔ اور یہ